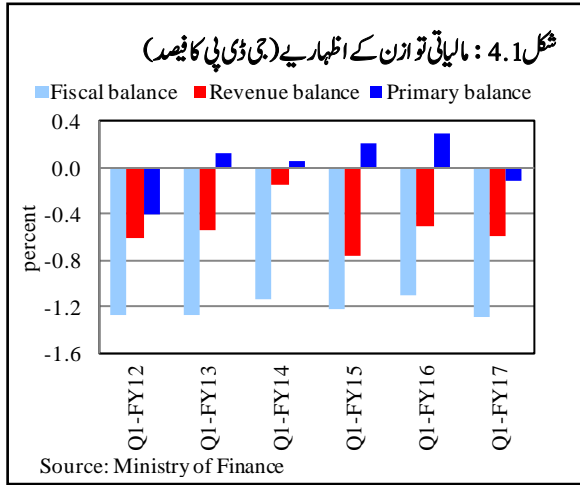


4 مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

4.1 عمومی جائزہ

مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی میں مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کا 1.3 فیصد رہا جو م س 12ء سے اب تک بلند ترین سہ ماہی خسارہ ہے۔ بنیادی رقم میں بھی، جس میں سودی ادائیگیاں شامل نہیں ہوتیں، جی ڈی پی کا 0.1 فیصد خسارہ درج کیا گیا جبکہ گذشتہ مسلسل چار سال سے اس میں فاضل رقم آرہی تھی (شکل 4.1)۔



م س 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مالیاتی خسارہ بلند رہنے کا بنیادی سبب کم حاصل تھے۔ محاصل کی کارکردگی پورے سال کے ہدف یعنی 20 فیصد سے زائد نمو کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتی۔ ٹیکس وصولی میں بھی خاصی سست روی آئی تاہم زیادہ بڑی کمی نان ٹیکس محاصل میں ہونے والی معتد بہ تخفیف سے آئی (جدول 4.1)۔

نان ٹیکس محاصل اتحادی سپورٹ فنڈ کی غیر موجودگی اور اسٹیٹ بینک کے پست منافع کی بنا پر کم ہوئے۔¹ اس کے علاوہ سرکاری شعبے کے اداروں سے منافع منقسم آمدنی تقریباً 70 فیصد گر گئی کیونکہ ایسے کئی اداروں نے م س 17ء کی پہلی سہ ماہی میں کم منافع ظاہر کیا۔

جاری اخراجات میں ہونے والی خوش آئند تخفیف کو دراصل محاصل کی وصولی میں آنے والی کمی نے دھندلا دیا۔ یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ زیر جائزہ سہ ماہی میں ترقیاتی اخراجات 12.4 فیصد بڑھ گئے جبکہ گذشتہ سال ان میں 47.4 فیصد اضافہ ہو چکا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا

¹ پاکستان کو م س 16ء کی پہلی سہ ماہی میں 713 ملین ڈالر بطور اتحادی سپورٹ فنڈ ملے تھے۔ اسی طرح اسٹیٹ بینک کا منافع م س 17ء کی پہلی سہ ماہی میں کم ہو کر 39.4 ارب روپے رہ گیا جبکہ م س 16ء کی پہلی سہ ماہی میں یہ 67.6 ارب روپے تھا۔

ہے کہ حکومت انفراسٹرکچر کی تعمیر کے ذریعے اور برآمدات سے متعلق شعبوں کے ساتھ ساتھ نظر انداز ہونے والے زرعی شعبے کے فروغ کے ذریعے شمولیتی نمو حاصل کرنے پر توجہ مرکوز کیے ہوئے ہے۔²

² م س 17ء کے بجٹ میں حکومت نے برآمدات سے متعلق پانچ شعبوں ٹیکسٹائل، چمڑا، کھیلوں کا سامان، آلاتِ جراحی اور قالین کو خام مال کی فروخت پر صفر ریٹنگ سہولت کا اعلان کیا تھا۔

پہلی سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 17ء

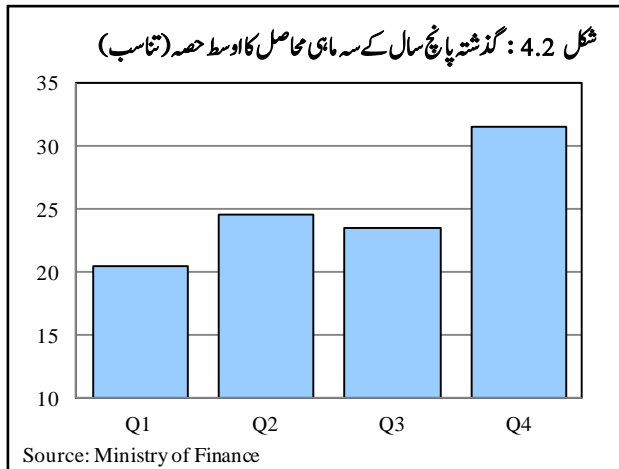
جدول 4.1: مالیاتی کارروائیوں کا خلاصہ					
ارب روپے					
فیصدی ڈی پی		حقیقی		بجٹ م س 17ء	
پہلی سہ ماہی م س 17ء	پہلی سہ ماہی م س 16ء	پہلی سہ ماہی م س 17ء	پہلی سہ ماہی م س 16ء	پہلی سہ ماہی م س 17ء	
2.6	3.2	862.2	937.0	5,347	الف۔ مجموعی حاصل
2.2	2.4	739.2	723.5	4,306	تکس حاصل
0.4	0.7	123.1	213.5	1,041	غیر تکس حاصل
3.9	4.3	1,300.1	1,265.2	6,623	ب۔ مجموعی اخراجات
3.2	3.7	1,070.7	1,085.2	5,198	جاری
1.2	1.4	414.3	415.9	1,360	سودی ادائیگیاں
0.6	0.6	191.1	169.9	1,435	ترقیاتی
0.0	0.0	-0.3	-1.2	-10	خالص قرض گاری
0.1	0.0	38.6	11.2	0	ج۔ شریاتی تفرق
-1.3	-1.1	-437.9	-328.2	-1,276	مالیاتی رقم (الف-ب-ج)
-0.6	-0.5	-208.5	-148.2	149	حاصل کی رقم
-0.1	0.3	-23.6	87.8	84	بنیادی رقم
1.3	1.1	437.9	328.2	1,276	مالکاری
0.2	0.2	68.8	55.3	234	بیرونی ذرائع
1.1	0.9	369.1	272.9	1042	ملکی ذرائع
0.9	0.5	299.7	139.5	453	بینک
0.2	0.5	69.3	133.5	539	غیر بینک
-	-	-	-	50	چھکاری کی رقم
فیصد نمونہ					
-	-	-8.0	11.6		مجموعی حاصل
-	-	2.2	15.4		تکس حاصل
-	-	-42.3	0.3		غیر تکس حاصل
-	-	2.8	7.5		مجموعی اخراجات
-	-	-1.3	3.2		جاری
-	-	12.4	47.4		ترقیاتی
ماخذ: وزارت خزانہ					

م س 17ء کی پہلی سہ ماہی میں مالیاتی خسارہ بڑی حد تک اسٹیٹ بینک سے قرضہ لے کر پورا کیا گیا۔ اگرچہ بیرونی ذرائع سے مالکاری بڑھ گئی تاہم م س 16ء کی پہلی سہ ماہی کی سطح کے مقابلے میں م س 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران غیر بینک مالکاری کم ہو کر تقریباً نصف رہ گئی۔

م س 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی سرکاری قرضہ 866.1 ارب روپے اضافے سے ستمبر 2016ء کے اختتام پر 205 کھرب روپے تک جا پہنچا۔ یہ اضافہ پیشتر یعنی تقریباً 88 فیصد حصہ ملکی قرضے کی بنا پر تھا۔ خاص طور پر حکومت نے قلیل مدتی وثیقہ جات کے ذریعے زیادہ مالکاری جمع کی۔

4.2 محاصل

م س 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران محاصل کی وصولی میں 8.0 فیصد کی آگئی جبکہ گزشتہ سال اسی مدت میں 11.6 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ محاصل میں اس کی بنیادی سبب نان ٹیکس محاصل میں 42.3 فیصد کی بڑی کمی تھی (خاص طور پر اتحادی سپورٹ فنڈ کی غیر موجودگی اور اسٹیٹ بینک کا منافع کم ہونے سے)، جبکہ م س 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ٹیکس محاصل میں نمو بھی خاصی گر کر 2.2 فیصد رہ گئی۔



چنانچہ سہ ماہی کے دوران محاصل کی وصولی توقعات سے خاصی کم رہی اور م س 17ء کے مجموعی ہدف کا صرف 16.0 فیصد حاصل کیا جاسکا۔ ماضی پر نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ پہلی سہ ماہی کے دوران محاصل کی وصولی عام طور پر سالانہ ہدف کے 20 فیصد سے کچھ اوپر رہتی ہے (شکل 4.2)۔

پہلی سہ ماہی کے دوران محاصل میں کمی کا مطلب یہ ہے کہ 5,347 ارب روپے کا

سالانہ ہدف پورا کرنے کے لیے بعد کی سہ ماہیوں میں 27.8 فیصد کی نسبتاً بلند نمو حاصل کرنی ہوگی جو کہ ہمت آزمایا معلوم ہوتی ہے۔

ایف بی آر کے ٹیکس

ایف بی آر کے ٹیکسز جو کہ مجموعی (وفاقی اور صوبائی) ٹیکس وصولیوں میں تقریباً 85 فیصد بنتے ہیں، م س 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سست روی کا شکار رہے (جدول 4.2)۔ زیادہ بڑی کمی براہ راست ٹیکسوں کے 3.4 فیصد گھٹ جانے کے سبب آئی۔ ایف بی آر کی ٹیکس

پہلی سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 17ء

وصولی میں اس سست روی میں کئی عوامل کارفرما ہیں، جن میں سے چند ایک یہ ہیں: (i) کارپوریٹ کی پست نفع یابی، اس کے علاوہ کارپوریٹ ٹیکس ریٹ میں ایک فیصد کی لانے کا حکومتی فیصلہ³، (ii) گرین فیلڈ صنعتی معاہدوں پر ٹیکس استثناء، (iii) ملازمتیں پیدا

جدول 4.2: ایف بی آر کی ٹیکس وصولی					
ارب روپے					
فیصد نمو					
بجٹ م 17ء	پہلی سہ ماہی م 16ء	پہلی سہ ماہی م 17ء	پہلی سہ ماہی م 16ء	پہلی سہ ماہی م 17ء	پہلی سہ ماہی م 16ء
1558.0	239.7	231.6	26.3	-3.4	برادر راست ٹیکس
2063.0	350.5	393.4	0.7	12.2	بالواسطہ ٹیکس
413.0	79.6	100.9	23.4	26.7	سٹم
1437.0	243.4	261.5	-5.7	7.4	سیلز ٹیکس
213.0	27.5	31.1	8.2	13.0	فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی
3621.0	590.2	625.0	9.7	5.9	مجموعی ٹیکس

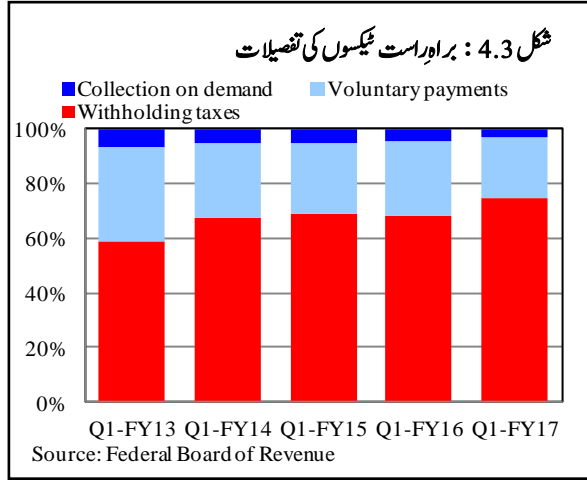
ماخذ: ایف بی آر

کرنے، بی ایم آر اور اسٹاک ایکسچینج میں اندراج کے لیے ٹیکس کریڈٹ میں اضافہ، (iv) خام تیل کی بین الاقوامی قیمتوں میں اضافے کے باوجود حکومت کا پیٹرولیم مصنوعات کے نرخ برقرار رکھنے کا فیصلہ، اور (v) ایکسائز ڈیوٹی بڑھنے کے بعد سگریٹ کی پیداوار میں کمی۔ یہاں یہ تسلیم کرنا ضروری ہے کہ مستقبل قریب میں ان اقدامات کے کچھ منفی اثرات ہونے کے باوجود توقع ہے کہ مستقبل بعید میں یہ معاشی نمو کو مہمیز دے کر اور ٹیکسوں کی مجموعی اساس میں اضافہ کر کے مثبت نتائج کا باعث بنیں گے۔

برادر راست ٹیکسوں میں کمی کے علاوہ ود ہولڈنگ ٹیکسوں کا تناسب بدستور بڑھتا رہا اور م 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران برادر راست ٹیکسوں میں ان کا حصہ 75 فیصد تک بڑھ گیا۔ دوسری طرف، برادر راست ٹیکسوں میں رضاکارانہ ادائیگیوں اور مطالبے کے تحت وصولی (Collection on Demand) کا حصہ کم ہو رہا ہے (شکل 4.3)۔ ود ہولڈنگ ٹیکس کا تناسب بڑھنے کے، پست آمدنی والے افراد کے لیے طاقتور مضمرات ہیں کیونکہ اس کی نوعیت رجعی (regressive) ہے، کاروباری طبقہ اپنی مصنوعات کی قیمت بڑھا کر اس ٹیکس کو صارفین کی طرف منتقل کر دیتا ہے۔⁴

³ بالخصوص بینکوں کی نفع یابی م 17ء کی پہلی سہ ماہی میں 11.9 فیصد کم ہو گئی۔

⁴ منقولی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ ود ہولڈنگ ٹیکس پست آمدن طبقے کو سب سے زیادہ متاثر کرتا ہے کیونکہ یہ طبقہ اپنی بنیادی ضروریات اور ہنگامی اخراجات پورے کرنے کے لیے مجبور ہے اور اس طبقے کے لیے پسند و ناپسند کی گنجائش کم پائی جاتی ہے۔



ایف بی آر کی ٹیکس وصولیوں میں براہ راست ٹیکسوں میں کمی کو بالواسطہ ٹیکسوں میں وسیع البیناد بحالی نے بخوبی پورا کر دیا، بالواسطہ ٹیکس وصولی میں زیر جائزہ عرصہ کے دوران 12.2 فیصد نمو ہوئی جبکہ گذشتہ سال پہلی سہ ماہی میں صرف 0.7 فیصد نمو ہوئی تھی۔ گذشتہ سال پہلی سہ ماہی کے دوران کسٹم ڈیوٹی میں 23.4 فیصد اضافہ ہوا تھا جبکہ م س 17ء کی پہلی سہ ماہی میں 26.7 فیصد اضافہ ہوا جس کے اسباب یہ ہیں: (i) درآمدات میں اضافہ (خصوصاً تعمیرات، بجلی اور ٹرانسپورٹ سے متعلق)، (ii) نرخ نامے کے مدارج کا سہل ہونا، اور (iii) کسٹم ڈیوٹی میں اضافہ، خصوصاً بلند نرخ والے مدارج میں۔⁵

یہ بات قابل ذکر ہے کہ م س 17ء کی پہلی سہ ماہی میں سیلز ٹیکس کی وصولی 7.4 فیصد بڑھ گئی جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 5.7 فیصد گر گئی تھی، حالانکہ زیر جائزہ عرصہ میں پیٹرولیم سے سیلز ٹیکس کی ملکی وصولی میں 33.8 فیصد کی نمایاں کمی واقع ہوئی۔⁶ پیٹرولیم کی فروخت میں 20 فیصد اضافے سے قطع نظر، موثر الذکر میں کمی کا سبب معین شرح کے بجائے محصول بحساب قیمت (ad-valorem tax) اپنانے کا ایف بی آر کا فیصلہ ہو سکتا ہے۔⁷ دوسری، اور زیادہ اہم بات یہ ہے کہ حکومت نے پیٹرولیم کی ملکی قیمتیں برقرار رکھیں اور خام تیل کے نرخوں میں اضافے کو پیٹرولیم مصنوعات پر پست موثر ٹیکس کے لحاظ سے خود برداشت کیا (شکل 4.4)۔ درحقیقت سیلز ٹیکس وصولی میں بحالی، اور اس کے ساتھ ٹیکسوں اور ٹیکس شرحوں میں تبدیلیوں کے اثرات ملکی طلب میں اضافہ اور حقیقی اقتصادی سرگرمیوں میں بہتری ظاہر کرتے ہیں۔⁸

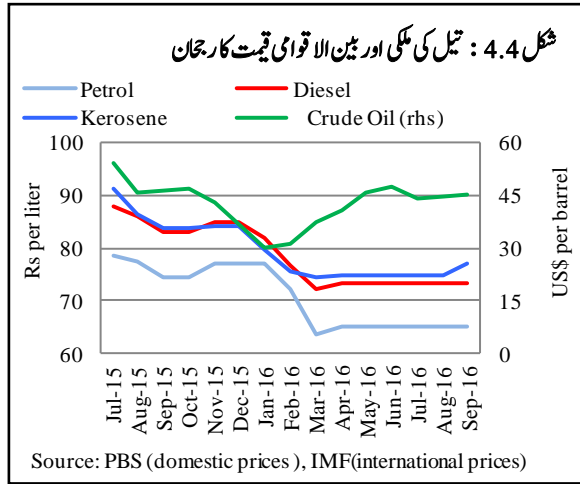
⁵ م س 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران درآمدات کی قدر 10.5 فیصد بڑھی ہے۔

⁶ سیلز ٹیکس کی مجموعی ملکی وصولی میں پیٹرولیم سے آنے والا حصہ ایک تہائی ہے۔

⁷ ایف بی آر بذریعہ ایس آر او 2016 (I) 490 بتاریخ 30 جون 2016ء۔

⁸ مثال کے طور پر م س 17ء کے بجٹ میں شکر پر 8 فیصد فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی جگہ 8 فیصد سیلز ٹیکس عائد کیا گیا۔ اسی طرح درآمد شدہ موبائل فون کی اوسط کیٹیگری پر سیلز ٹیکس 500 سے بڑھا کر ہزار روپے، اور اعلیٰ کیٹیگری پر 1000 روپے سے بڑھا کر 1500 روپے کر دیا گیا ہے، جبکہ پست کیٹیگری کے لیے 300 روپے برقرار رکھے گئے ہیں۔

پہلی سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 17ء



اسی طرح فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی میں م س 16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 8.2 فیصد نمو کے مقابلے میں 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 13 فیصد نمو اشیائے مصنوعہ (بنیادی طور پر سیمنٹ اور مشروبات) کی بہتر پیداوار اور سفری خدمات میں اضافہ ظاہر کرتی ہے جن کا مشترکہ اثر م س 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران وصول شدہ فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کا تقریباً دو تہائی بنتا ہے۔⁹ تاہم زیر جائزہ عرصہ کے دوران سگریٹ سے وصولی گزشتہ سال کے اسی عرصہ کے مقابلے میں گر کر تقریباً آدھی رہ گئی۔¹⁰

غیر ٹیکس محاصل

م س 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران غیر ٹیکس محاصل میں 42.3 فیصد کمی آگئی جبکہ گزشتہ سال اس مدت میں 0.3 فیصد اضافہ ہوا تھا (جدول 4.3)۔ اس نمایاں کمی میں متعدد عوامل کارفرما رہے ہیں۔ ان میں سب سے بڑا سبب اتحادی سپورٹ فنڈ کی عدم موجودگی اور اسٹیٹ بینک کے منافع میں کمی ہے۔ واضح رہے کہ پاکستان کوم س 16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اتحادی سپورٹ فنڈ کے تحت 73.4 ارب روپے ملے تھے۔ اسٹیٹ بینک کا منافع بھی م س 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران گر کر 39.4 ارب روپے رہ گیا جبکہ گزشتہ سال اسی عرصہ میں 67.6 ارب روپے تھا۔ اس تخفیف کا اہم سبب یہ تھا کہ م س 16ء کے اختتام تک اسٹیٹ بینک سے سرکاری قرض گیری میں کمی آگئی تھی۔

مزید برآں، سرکاری شعبے کے اداروں سے منافع منقسمہ کی آمدنی میں م س 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران تقریباً 70 فیصد کمی آگئی۔ او جی ڈی سی ایل، پی پی ایل، سوئی ناردرن گیس، ایف ایف سی اور پی ایس ای ایل سمیت بہت سے اداروں نے زیر جائزہ عرصے کے دوران

⁹ م س 17ء کے بجٹ میں ایف ای ڈی سیمنٹ کی خوردہ قیمت کا 5 فیصد تھی، اب اسے ایک روپے فی کلو گرام مقرر کر دیا گیا ہے۔

¹⁰ سگریٹس سے وصولی میں یہ کمی ان اسباب سے ہوئی: (i) بجٹ سے قبل ٹیرف / ایکسائز ڈیوٹی بڑھنے کی توقعات، جس سے سگریٹس ذخیرہ کرنے کو بڑھا دیا گیا تاکہ زیادہ منافع کمایا جاسکے، چنانچہ نئی پیداوار عارضی طور پر گھٹ گئی، اور (ii) ٹیکس دیے ہوئے اور ٹیکس نہ دیے ہوئے برانڈز کی قیمتوں میں فرق بڑھ گیا جس سے موخر الذکر برانڈ کی طلب بڑھ گئی۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 4.3: غیر ٹیکس حاصل			
ارب روپے			
حقیقی		بجٹ م س 17ء	
پہلی سہ ماہی م س 17ء	پہلی سہ ماہی م س 16ء		
0.8	0.9	81.1	مارک اپ (سرکاری شعبے کے ادارے اور دیگر)
5.0	16.3	85.0	منافع منقسمہ
39.4	67.6	280.0	اسٹینڈ بینک کا منافع
1.7	75.7	171.0	دفاع (بشمول اتحادی سپورٹ فنڈ)
0.1	0.0	81.0	پوسٹ آفس / پنی ٹی اے (تھری جی) سے منافع
14.3	17.6	43.0	گیس اور تیل کی رائٹنگ
2.6	3.4	25.0	پاسپورٹ اور دیگر فیس
2.1	2.1	10.0	خام تیل پر رکھا گیا ڈسکاؤنٹ
0.3	1.0	10.0	خام تیل کے عوض اتفاقی لیوی
56.9	28.8	254.9	دیگر
123.1	213.5	1,041.0	مجموعی غیر ٹیکس حاصل

ماخذ: وزارت خزانہ

کم منافع ظاہر کیا۔ تیل کی موجودہ کم قیمتیں بھی تیل اور گیس کی کمپنیوں کی نفع یابی پر اثر انداز ہوئیں اور تیل اور گیس پر رائٹنگ کے ساتھ ساتھ خام تیل پر لیوی کو متاثر کیا۔¹¹

4.3 اخراجات

م س 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی مالی اخراجات میں 0.6 فیصد کا واجبی اضافہ ہوا جبکہ م س 16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 7.1 فیصد نمو ہوئی تھی۔ اس کی بنیادی وجہ اخراجات جاریہ میں کمی تھی کیونکہ ترقیاتی اخراجات میں شاندار نمو ہوئی (جدول 4.4)۔ وفاقی اور صوبائی دونوں حکومتوں کے اخراجات جاریہ میں کمی دیکھی گئی۔

¹¹ اگرچہ تیل کے نرخ بڑھ رہے تھے تاہم گزشتہ مالی سال کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں رواں مالی سال اسی مدت کے دوران یہ اوسط کم رہے۔

پہلی سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 17ء

مجموعی اخراجات جاریہ م س 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 1.3 فیصد گر گئے جس کا بنیادی سبب سودی ادائیگیوں اور دیگر اخراجات

جدول 4.4: مالیاتی اخراجات کا تجزیہ					
ارب روپے					
نمو		حقیقی			
م س 17ء	م س 16ء	پہلی سہ ماہی م س 17ء	پہلی سہ ماہی م س 16ء	پہلی سہ ماہی م س 15ء	
-1.3	3.3	1,070.7	1085.2	1050.1	جاری اخراجات
-1.4	-0.5	757.8	768.2	772.1	وفاقی
-0.4	5.4	414.3	415.9	394.5	سودی ادائیگی
4.0	-11.5	151.5	145.6	164.6	دفاع
10.5	2.4	24.0	21.8	21.3	نظمِ عائدہ اور سلامتی
-9.1	-3.6	168.0	184.9	191.8	دیگر
-1.3	14.0	312.9	317.0	278.0	صوبائی
12.4	46.9	191.1	169.9	115.7	ترقیاتی اخراجات
14.2	57.4	167.1	146.4	93.0	سرکاری شعبے کا ترقیاتی پروگرام
-10.1	80.0	64.1	71.3	39.6	وفاقی
37.2	40.6	103.0	75.1	53.4	صوبائی
					دیگر (بشمول بینظیر انکم
1.6	6.0	24.0	23.6	22.3	سپورٹ پروگرام)
-77.2	-123.9	-0.3	-1.2	4.8	خالص قرض گاری
0.6	7.1	1261.6	1254.0	1170.6	مجموعہ

ماخذ: وزارت خزانہ

بشمول زراعت میں ہونے والی واجبی کمی تھی۔¹² کم شرح سود کے ماحول کے باوجود سودی ادائیگی میں کمی محض 1.7 ارب روپے ہوئی۔¹³ اس کا بنیادی سبب سرکاری قرضے کا حجم بڑھنا تھا، جون 2016ء کے اختتام تک یہ 197 کھرب روپے تک بڑھ چکا تھا۔

¹² دیگر اخراجات پیشتر تنخواہوں اور اجرتوں اور زراعت پر مشتمل ہوتے ہیں۔ م س 17ء کے بجٹ میں بنیادی تنخواہ اور پنشن میں 10 فیصد اضافے کے اعلان سے یکم جولائی 2016ء سے تنخواہ اور پنشن کے فوائد میں اضافہ طے شدہ تھا اس لیے یہ کمی م س 17ء کی پہلی سہ ماہی میں غالباً زراعت میں کمی کے سبب ہوئی۔
¹³ م س 16ء میں ٹی بلوں پر بہ وزن اوسط قطع شرح سود میں اگرچہ 102 بیس پوائنٹس کی آگئی تاہم 14-2013ء میں جاری کیے گئے پی آئی بیز پر سودی ادائیگیاں نسبتاً بلند ہیں کیونکہ انہیں نسبتاً بلند شرحوں پر جاری کیا گیا تھا۔

ترقیاتی اخراجات

سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام (پی ایس ڈی پی) کی تفصیلات سے پتہ چلتا ہے کہ صوبائی حکومتوں کی جانب سے اخراجات میں معقول اضافے کے نتیجے میں مجموعی ترقیاتی اخراجات میں نمو ہوئی۔ م س 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران صوبائی حکومتوں نے 27.9 ارب روپے مزید خرچ کیے جبکہ اس عرصے میں وفاقی حکومت کے اخراجات گزشتہ سال کے مقابلے میں 7.2 ارب روپے کم ہو گئے۔

وفاقی سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام کے تفصیلی اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ حکومت نے انفراسٹرکچر اور سماجی ترقی پر توجہ مرکوز کر رکھی ہے۔ حکومت کی ترجیحات سے پتہ چلتا ہے کہ بیشتر اخراجات انفراسٹرکچر کی ترقی (18.9 ارب روپے)، اعلیٰ تعلیم (4.3 ارب روپے)، اور صحت کی خدمات (5.5 ارب روپے) کے لیے مختص کیے گئے۔ ترقیاتی اخراجات میں پائیدار اضافہ ملک کی طویل المیعاد ترقی کے امکانات کے لیے خوش آئند ہے۔

4.4 صوبائی مالیاتی سرگرمیاں

م س 17ء کے بجٹ کے مطابق صوبوں سے توقع کی گئی ہے کہ وہ رواں مالی سال کے دوران مجموعی طور پر 339.0 ارب روپے کی فاضل رقم ظاہر کریں گے، جو کہ م س 16ء میں درج کی گئی فاضل رقم سے تقریباً 63 فیصد زائد ہے۔ م س 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران صوبوں نے 108.5 ارب روپے کی فاضل رقم دکھائی جو کہ سال کے ہدف کا تقریباً ایک تہائی ہے۔ اس خوش آئند فاضل رقم کے حصول کے لیے صوبوں کو وفاقی منتقلی کی رقم میں 40 فیصد سے زائد اضافہ کیا گیا، جبکہ اخراجات جاریہ کو بھی روکا گیا۔ اس کے علاوہ محاصل کی صوبائی وصولی میں بھی اضافہ دیکھا گیا جس میں پراپرٹی ٹیکس اور خدمات پر سیلز ٹیکس میں مسلسل اضافے نے بنیادی کردار ادا کیا۔

صوبے محاصل اکٹھا کرنے کی اپنی مشینری کو مستحکم کر رہے ہیں خاص طور پر خدمات پر سیلز ٹیکس کی وصولی کے لیے، تاکہ ان کے جمع کردہ محاصل میں اضافہ ہو اور وفاقی حکومت کی رقم پر انحصار بتدریج کم ہوتا جائے۔ چنانچہ تمام صوبوں نے اپنے محاصل بہتر بنانے میں کامیابی حاصل کر لی، اگرچہ کہ یہ پیش رفت واجب معلوم ہوتی ہے کیونکہ مجموعی وصولی میں ان کا حصہ اب بھی بہت تھوڑا ہے۔

جہاں تک اخراجات کا معاملہ ہے تو صوبوں نے اپنے اخراجات جاریہ کم کیے تاکہ اضافی ترقیاتی اخراجات کے لیے مالیاتی گنجائش پیدا کی جا سکے، م س 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ان ترقیاتی اخراجات میں گزشتہ سال کی نسبت 37 فیصد سے زائد اضافہ ہوا (جدول 4.5)۔

4.5 سرکاری قرضہ

م س 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پاکستان کے سرکاری قرضے کا حجم 866.1 ارب روپے اضافے سے ستمبر 2016ء کے اختتام پر 205 کھرب روپے ہو گیا (جدول 4.6)۔ سرکاری قرضے میں م س 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران یہ اضافہ گزشتہ سال کی اسی سہ ماہی میں ہونے والے اضافے 762.5 ارب روپے سے نمایاں طور پر زیادہ ہے، اور اس میں غالب حصہ ملکی ذرائع سے سرکاری قرض گیری کا ہے۔ سرکاری قرضے میں یہ اضافہ م س 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران نسبتاً بلند مالیاتی خسارے، اور سرکاری امانتوں میں اضافے کی عکاسی کرتا ہے۔ مزید برآں سہ ماہی کے دوران ملکی قرضے کے عرصیتی خاکے میں نمایاں (طویل مدتی سے قلیل مدتی عرصیتیں) تبدیلی آئی۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 4.5: صوبائی مالیاتی کارروائیاں					
ارب روپے					
پنجاب	سندھ	خیبر پختونخوا	بلوچستان	مجموعہ	
س-1- م س 17ء					
242.4	134.6	66.9	55.8	499.7	الف- مجموعی آمدنی
194.5	104.7	65.2	52.0	416.5	وفاقی آمدنی میں حصہ
36.0	14.3	1.4	1.3	53.0	ٹیکس
10.9	13.0	1.7	1.0	26.6	غیر ٹیکس
1.0	2.5	-1.4	1.5	3.7	وفاقی قرضے اور منتقلیاں
192.9	102.7	92.5	31.1	419.2	ب- مجموعی اخراجات
139.4	78.7	68.3	29.7	316.2	جاری
53.5	23.9	24.2	1.4	103.0	ترقیاتی
49.4	31.9	-25.6	24.7	80.5	فرق (الف-ب)
-2.2	-38.8	-42.8	-24.9	-108.5	مالکاری (مجموعی رقم)
س-1- م س 16ء					
167.7	103.4	55.1	39.8	366.0	الف- مجموعی آمدنی
134.2	72.9	46.3	35.5	288.9	وفاقی آمدنی میں حصہ
28.8	27.0	3.0	0.4	59.2	ٹیکس
7.0	1.4	5.2	1.2	14.9	غیر ٹیکس
-2.3	2.0	0.6	2.6	3.0	وفاقی قرضے اور منتقلیاں
196.2	101.9	58.4	38.4	395.0	ب- مجموعی اخراجات
145.8	88.3	50.0	35.8	319.9	جاری
50.5	13.6	8.4	2.6	75.1	ترقیاتی
-28.5	1.5	-3.3	1.4	-29.0	فرق (الف-ب)
31.3	-5.4	-13.0	-20.2	-7.4	مالکاری (مجموعی رقم)
ماخذ: وزارت خزانہ					

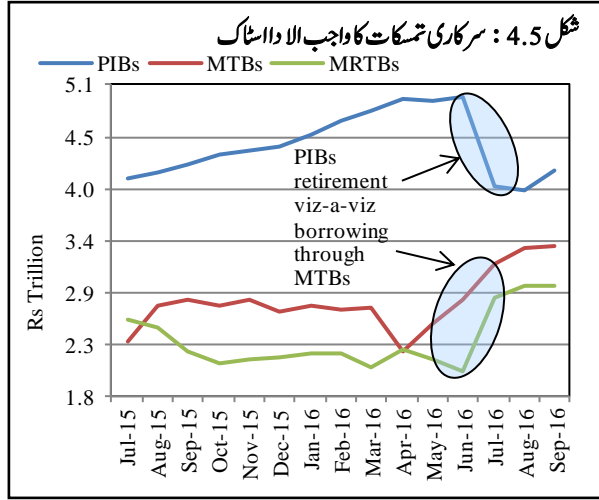
جدول 4.6: پاکستان کے سرکاری قرضے کا خاکہ					
ارب روپے					
آمد		حجم			
م س 17ء	م س 16ء	ستمبر 16ء	جون 16ء	ستمبر 15ء	جون 15ء
866.1	762.5	20542.8	19676.7	18142.6	17380.2
759.8	522.1	14385.8	13625.9	12714.6	12192.5
97.3	182.7	5515.0	5417.7	4952.7	4770.0
8.9	57.7	642.0	633.1	475.3	417.6
ماخذ: اسٹیٹ بینک					

ملکی قرضہ

پاکستان کا ملکی قرضہ م س 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 759.8 ارب روپے بڑھ گیا، اس کے مقابلے میں گذشتہ سال اسی مدت میں اضافہ 522.1 ارب روپے ہوا تھا۔ گذشتہ سال خسارے کی مالکاری کا بوجھ جدولی بینکوں پر آ پڑا تھا، اس کے برعکس رواں مالی سال پہلی سہ ماہی میں بجٹ خسارے کے نمایاں حصے کو اسٹیٹ بینک سے قرضہ لے کر پورا کیا گیا (جدول 4.7)۔¹⁴

جدول 4.7: سرکاری ملکی قرضے کے حجم میں تبدیلی (پہلی سہ ماہی)		
ارب روپے		
خالص آمد		
م س 17ء	م س 16ء	
759.8	522.1	سرکاری ملکی قرضہ
بیلحاظ ادارہ		
697.0	393.5	الف۔ بذریعہ بینکاری نظام
-214.9	451.7	جدولی بینکوں سے
911.9	-58.2	اسٹیٹ بینک سے
62.8	128.4	ب۔ غیر بینک قرضے کے ذریعے
0.0	0.1	ج۔ بیرونی کرنسی آلات
بیلحاظ وسیعہ جات		
-746.2	90.8	الف۔ مستقل قرضہ
1480.0	377.4	ب۔ رواں قرضہ
26.0	53.7	ج۔ غیر رقی قرضہ
0.0	0.1	د۔ بیرونی کرنسی آلات
ماخذ: اسٹیٹ بینک		

¹⁴ م س 17ء کی پہلی سہ ماہی میں حکومت نے اسٹیٹ بینک سے (نقد بنیاد پر) 567.8 ارب روپے قرض لیا، جو سہ ماہی کے مالیاتی خسارے سے زائد تھا۔ اس قرض کا کچھ حصہ جدولی بینکوں کا قرضہ اتارنے کے لیے استعمال کیا گیا۔



جدول 4.8: سرکاری تسکات کی نیلامی کا خاکہ (جولائی تا ستمبر)

تناسب

پن آئی بی		ٹی بی	
م س 16ء	م س 17ء	م س 16ء	م س 17ء
4.0	3.5	2.0	1.2
0.8	0.7	2.5	1.6
1.1	2.3	1.1	1.1
0.3	0.6	0.5	1.0
1.3	0.5	1.4	1.5

ماخذ: اسٹیٹ بینک

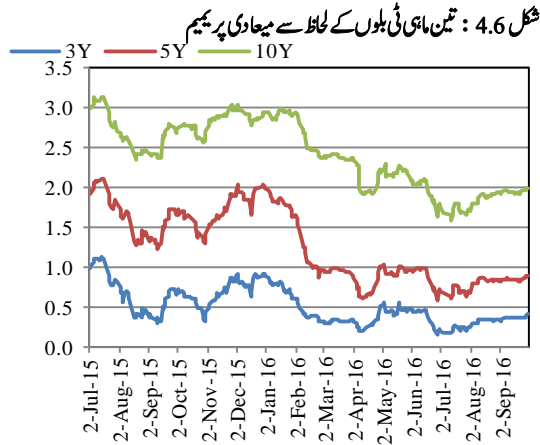
عرصیتی ڈھانچے کے اعتبار سے م س 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ملکی قرضے میں اضافے کی بنیادی وجہ رواں قرضے کے حجم میں اضافہ تھا جس نے زیر جائزہ عرصے کے دوران مستقل قرضے میں آنے والی کمی کو بخوبی پورا کیا۔ م س 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 15 کھرب روپے کے غیر معمولی اضافے کے ساتھ قلیل مدتی قرضے کا حصہ آخر ستمبر 2016ء تک بڑھ کر 45.1 فیصد ہو چکا ہے جو کہ تین ماہ قبل 36.7 فیصد تھا۔¹⁵ یہ ملکی قرضے کا عرصیتی خاکہ قلیل (shortening) کرنے کا سبب بنا ہے۔¹⁶

قلیل مدتی قرض گیری میں اسٹیٹ بینک کی تحویل میں ایم آر ٹی بی م س 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مالکاری کا بنیادی ذریعہ تھے۔ اگرچہ حکومت نے اسٹیٹ بینک سے اضافی میزانی قرض گیری کو جون 2016ء تک صفر رکھنا تاہم جولائی 2016ء

میں اس نے اُس سے قرضہ لیا تاکہ 12 کھرب روپے کے عرصیت پوری کرنے والے پی آئی بیز کا تصفیہ کیا جائے (شکل 4.5)۔¹⁷ تاہم سہ ماہی کے اگلے مہینوں کے دوران حکومت نے اسٹیٹ بینک کی قرض گیری پر انحصار کم کرتے ہوئے اسے بتدریج جدولی بینکوں پر منتقل کر لیا۔

¹⁵ طویل مدتی قرضہ دراصل مستقل قرضے اور غیر رقی قرضے کا مجموعہ ہوتا ہے، جبکہ قلیل مدتی قرضہ صرف رواں قرضے پر مشتمل ہوتا ہے۔

¹⁶ ڈیٹا کی مابانہ تفصیلات سے پتہ چلتا ہے کہ ملکی قرضے میں پی آئی بیز کا حصہ بڑھ کر اکتوبر 2016ء میں 29.4 فیصد ہو گیا جو جولائی 2016ء میں 28.7 فیصد تھا۔



گذشتہ برس کی طرح کمرشل بینکوں نے اپنی رقوم خطرات سے پاک سرکاری تمسکات میں لگانے کا سلسلہ جاری رکھا۔ تاہم سرکاری تمسکات میں بولیوں کا زیادہ رجحان 3 ماہی اور 6 ماہی ٹی بلوں کی طرف رہا کیونکہ مارکیٹ شرح سود میں مزید کمی کی توقع نہیں کر رہی تھی (جدول 4.8)۔

بینکوں کی جانب سے پی آئی بیز پر ٹی بلوں کو ترجیح

دینے کی ایک اہم وجہ پی آئی بیز کے میعاد

پر بیمہ میں کمی تھی۔ میعاد پر بیمہ دسمبر

2015ء سے ستمبر 2016ء تک اوسطاً

تقریباً 100 بیسیس پوائنٹس گر گیا (شکل

4.6)۔ اس کے علاوہ غیر بینک مالی اداروں

نے بھی پی آئی بیز سے اپنی سرمایہ کاری

نکال کر ٹی بلوں میں لگادی۔¹⁹ اس کے نتیجے

میں مجموعی ملکی قرضے میں ٹی بلوں کا جو حصہ

آخر جون 2016ء کو 20.3 فیصد تھا وہ آخر

ستمبر 2016ء تک بڑھ کر 23.2 فیصد ہو گیا ہے۔

جدول 4.9: قومی پخت کی اکیسوں کے تحت خالص وصولیاں (جولائی تا ستمبر)

ارب روپے

م س 17ء	م س 16ء	م س 15ء	م س 14ء	
4.3	0.6	3.2	1.7	ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ
-0.7	7.3	17.1	3.7	ایچ ایس سیونگ سرٹیفکیٹ
-9.7	-2.8	14.6	5.0	ریگولر انکم سرٹیفکیٹ
18.6	22.6	15.2	11.0	بہود سیونگ سرٹیفکیٹ
8.3	19.7	-2.4	3.8	ایچ ایس سیونگ اکاؤنٹس
5.9	5.7	4.4	0.4	دیگر
26.8	53.1	52.1	25.6	مجموعہ

ماخذ: مرکزی محلہ قومی پخت

¹⁷ ناناوی بازار کو مستحکم کرنے کے لیے نئے پی آئی بیز سال میں عموماً ایک بار جاری کیے جاتے ہیں، اور پی آئی بیز کی اگلی نیلامیوں میں اسی اجراء کو دوبارہ کھولا جاتا

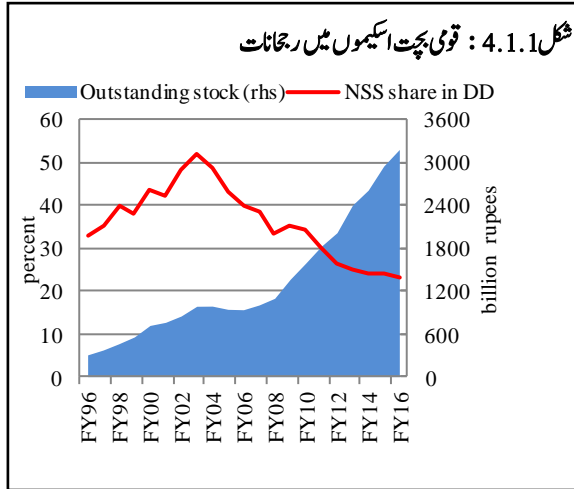
ہے۔ پی آئی بیز پر علاقائی ادائیگیاں ششماہی بنیاد پر اور معینہ شرح پر کی جاتی ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ م س 14ء کے دوران جاری کردہ تین سالہ پی آئی بیز (12 کھرب روپے، نیا اجراء جولائی 2013ء میں) کی عرصتیں جولائی 2016ء میں مکمل ہوئیں۔

¹⁸ م س 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پی آئی بیز کی مجموعی عرصتیں 14 کھرب روپے ہیں۔

¹⁹ غیر بینک اداروں کی پی آئی بیز ہولڈنگ ستمبر 2016ء میں سال بسال 7 فیصد گر گئیں جبکہ ٹی بلز ہولڈنگ 40 فیصد بڑھ گئیں۔

غیر رتی قرضہ

قومی پچت اسکیموں کی شرح منافع میں کمی کے سبب ان اسکیموں میں خالص سرمایہ کاری ماند رہی چنانچہ س 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ان اسکیموں میں صرف 26.8 ارب روپے کا اضافہ ہوا جو گزشتہ سال کی اسی مدت میں ہونے والے اضافے کا تقریباً نصف ہے (جدول 4.9)۔ قومی پچت اسکیموں کے اجزائے ترکیبی سے معلوم ہوتا ہے کہ ماسوائے ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ کے، تمام اہم اسکیموں میں رقوم کی آمد سہ ماہی کے دوران گر گئی۔ بیشتر اضافہ بہبود سیونگ سرٹیفکیٹ سے آیا جسے وہ ہولڈنگ ٹیکس اور زکوٰۃ سے استثناء دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اسپیشل سیونگ اسکیم اور ریگولر انکم سرٹیفکیٹ سے اس عرصے کے دوران خالص رقوم نکلوانی گئیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ملکی قرضے کے حجم میں قومی پچت اسکیموں کا حصہ متواتر گر رہا ہے۔ حکومت کا بینکوں اور بیرونی ذرائع سے قرض پر انحصار کم کرنے کے لیے یہ رجحان بدلنے کی ضرورت ہے (بکس 4.1)۔



بکس 4.1: قومی پچت اسکیموں کے ذریعے وسائل کا حصول

قرضے کے خردہ آلات اس مقصد سے جاری کیے جاتے ہیں کہ پچت کے طریقوں کو متنوع بنایا جائے اور بانڈ کے ثانوی بازار میں شرکت بڑھائی جائے، اس کے ساتھ ساتھ خسارے کو پورا کرنے کے متبادل ذرائع بھی مہیا کیے جائیں۔ قرضے کے خردہ آلات جاری کرتے وقت ترقی پذیر ممالک متعدد اہداف کو پیش نظر رکھتے ہیں جن میں پچت کی عادت پروان چڑھانا، اقتصادی ترقی کی مالکاری کے لیے پچت کی رقوم جمع کرنا، سماجی تحفظ وغیرہ۔

پست یا اوسط آمدنی والے پاکستان جیسے ممالک میں پچت کی رقوم بڑھانے میں قرضے کے خردہ آلات موثر سمجھے جاتے ہیں۔ یہ بات ان ملکوں پر زیادہ صادق آتی ہے جہاں مالی شعبہ دور دراز علاقوں تک

رسائی بڑھانے کے لیے کوشاں ہوتا ہے۔ یہ آلات حکومت کا بیرونی قرضے پر انحصار کم کرانے میں بھی مدد دیتے ہیں کیونکہ بین الاقوامی کرنسیوں میں آنے والے تغیر سے بیرونی قرضوں کو خطرہ لاحق ہو سکتے ہیں، تاہم ان آلات پر ان وجوہات سے بھی تنقید کی جاتی ہے: (i) خردہ کا گمانش بہت بڑی تعداد میں ہیں جو ملک بھر میں منتشر ہیں، ان سے پچت کی رقوم اکٹھی کرنے پر خاصی لاگت صرف ہوتی ہے، (ii) ریاست جو مالی مصنوعات پیش کرتی ہے ان سے مسابقت مالی شعبے کے لیے دشوار ہوتا ہے، اور (iii) ناقابل تبادلہ (non-tradable) بانڈ کا حصہ بڑھنے کی صورت میں سرکاری بانڈ کی مارکیٹ میں سیالیت پر اثر پڑتا ہے۔

اگرچہ قرضے کے خردہ آلات پاکستان کے قیام سے پہلے بھی موجود تھے، تاہم قومی پچت اسکیموں کو 1990ء کی دہائی کے اوائل میں از سر نو فعال کیا گیا، اس کا مقصد فنڈنگ کی اساس بڑھانا اور پچت کی حوصلہ افزائی اور انہیں اکٹھا کرنا تھا۔ ابتدا میں قومی پچت اسکیموں نے خردہ سرمایہ کاروں کو اپنی جانب راغب کیا کیونکہ منافع ایڈہاک تھا اور مارکیٹ میں رائج شرحوں سے زائد تھا۔ تاہم 2000ء میں حکومت نے قومی پچت اسکیموں کی شرح منافع کو پی آئی بی کی شرحوں سے منسلک کر دیا۔ چنانچہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مارکیٹ کی بنیاد پر قومی پچت اسکیموں کی شرحیں ان اسکیموں میں سرمایہ کاری گھٹانے کا سبب بنیں۔ تب سے ان اسکیموں کا حصہ متواتر گر رہا ہے (شکل 4.1.1)۔ فی الحال ان اسکیموں کے آلات واجب الادا ملکی قرضے کے حجم کا 20 فیصد ہیں۔

قومی بچت اسکیموں کے ذریعے بچت کس طرح بڑھائی جائے؟

پاکستان میں پیشتر خسارہ پورا کرنے کے لیے کمرشل بینکوں سے قرض لیا جاتا ہے۔ بینکوں سے قرض گیری پر حکومت کے بڑھتے ہوئے انحصار، اور سرکاری تنصکات میں سرمایہ لگانے کو بینکوں کی طرف سے ترجیح ملنے سے نجی شعبے کو بینکوں کی قرض گاری متاثر ہوتی ہے۔ یہ صورت حال تقاضا کرتی ہے کہ قومی بچت اسکیموں کے ذریعے متبادل رقوم کے حصول کے ذرائع بحال کرنے کی کوشش کی جائے۔

نئے خردہ آلات متعارف کرانے کے ساتھ ساتھ موجودہ آلات میں تبدیلی لاکر قومی بچت اسکیموں سے رقوم بڑھانے کے لیے ذیل کچھ سفارشات دی جارہی ہیں:

تفصیلی بنڈ ورک کی توسیع: قرضے کے خردہ آلات کے اجرا کے ذریعے رقوم اکٹھی کرنے میں تقسیمی نیٹ ورک ایک اہم عنصر ہے۔ جس علاقے میں قومی بچت کے مراکز اور / یا بینک نہ ہوں وہاں عوام کو قومی بچت اسکیموں کے آلات اُن خردہ دکانوں کے ذریعے فراہم کیے جاسکتے ہیں جو رقم منتقل کرنے کی سہولت دیتی ہوں، یا اس کے لیے بہتر مارکیٹنگ کی جا سکتی ہے اور پاکستان پوسٹ آفس کے موجودہ سیٹ اپ کو بہتر طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔

قبل از وقت بھونانے کی اجازت: منقولی خواہد بتاتے ہیں کہ بعض خردہ بچت کار اپنی بچت کی رقم طویل عرصے کے لیے جامد کرنا نہیں چاہتے، اور رقم اپنی تحویل میں رکھتے ہیں تاکہ بچوں کی تعلیم یا شادی وغیرہ کے اخراجات میں استعمال کر سکیں۔ چنانچہ اگر لوگوں کو یہ آپشن دیا جائے کہ وہ اپنی سرمایہ کاری بڑی لاگت کے بغیر، سود سے دست بردار ہو کر واپس نکلا سکتے ہیں، یعنی انہیں تناسب کے لحاظ سے منافع دیا جائے گا، تو اس طبقے کو قومی بچت اسکیموں میں سرمایہ لگانے کی ترغیب ملے گی اور وہ بوقت ضرورت رقم نکلا بھی سکیں گے۔

اسلامی بانڈ (دواں شرح / اٹانے کی بنیاد پر): پاکستان کی آبادی کا ایک بڑا حصہ ایسا ہے جو اپنی بچت کی رقم بینک اکاؤنٹ میں رکھنا یا قومی بچت اسکیموں میں لگانا پسند نہیں کرتا کیونکہ سود سے بچنا چاہتا ہے۔ اجارہ صکوک کی طرز پر خردہ مصنوعات متعارف کرانے سے وہ بچت کار اس طرف راغب ہو سکتے ہیں جو اسلامی مالیات کے اصولوں پر مبنی آلات میں سرمایہ لگانے کو ترجیح دیتے ہیں۔

برقی خردہ نظام: خردہ قرضے کے برقی آلات کی تیاری کا مقصد اُن سرمایہ کاروں تک پہنچنا ہے جو بینک یا قومی بچت دفتر تک جانا نہیں چاہتے۔ اگرچہ پاکستان میں لوگوں کو انویسٹر پورٹ فولیو سروسز اکاؤنٹ کے ذریعے سرکاری تنصکات کی پرائمری مارکیٹ تک براہ راست رسائی حاصل ہے، تاہم خردہ قرضے کے ناقابل تبادلہ آلات کے معاملے میں ایسی کوئی سہولت دستیاب نہیں ہے۔ خردہ قرضے کے آلات کی خریداری یا انہیں بھونانے کی غرض سے برقی خردہ نظام کی آمد سے نہ صرف مزید خردہ سرمایہ کار اس طرف راغب ہوں گے بلکہ یہ طریقہ نسبتاً موثر بہ لاگت بھی ثابت ہو سکتا ہے۔

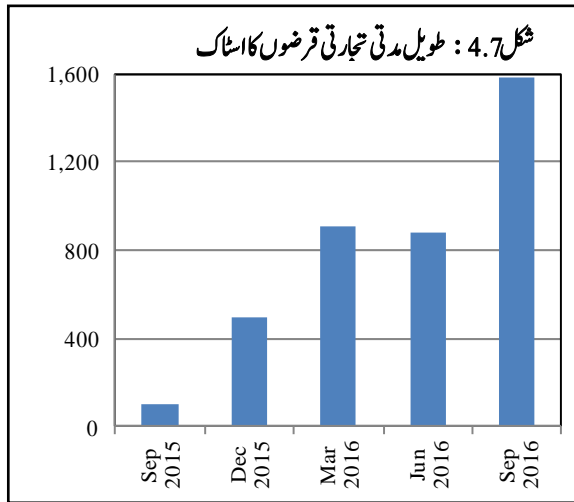
کم از کم سرمایہ کاری کے لیے منافع پر ٹیکس استثناء: قومی بچت کی اکثر اسکیموں پر منافع دوہولڈنگ ٹیکس پر منحصر ہے سوائے بہبود سیونگ سرٹیفکیٹ اور پی بی اے کے۔ چھوٹے بچت کاروں کو مزید سرمایہ کاری پر راغب کرنے کے لیے کم از کم سرمایہ کاری کی کسی سطح پر منافع کو دوہولڈنگ ٹیکس سے مستثنیٰ کیا جاسکتا ہے۔

مہنگائی سے منسلک بانڈ: جن ملکوں میں مہنگائی نسبتاً بلند اور متغیر ہے وہاں لوگ چاہتے ہیں کہ ان کے اثاثوں کی قوت خرید محفوظ رہے۔ مہنگائی سے منسلک بانڈز میں سرمایہ اور کوپن دونوں کو صارف قیمت گرانی سے منسلک کر دیا جاتا ہے۔ امریکہ، برطانیہ، جاپان اور جنوبی افریقہ جیسے ممالک اپنے بچت کاروں کو مہنگائی سے منسلک خردہ بانڈز کی سہولت دیتے ہیں۔ تاہم ایسے بانڈز جاری کرنے سے حکومت کو یہ نقصان ہوتا ہے کہ مہنگائی بڑھنے سے بانڈز کی لاگت بڑھتی جاتی ہے۔

شرح مبادلہ سے منسلک بانڈ: بہت سے سرمایہ کار ایسے ہوتے ہیں جنہیں اپنے اثاثوں کی بیرونی کرنسی میں مالیت کی زیادہ فکر ہوتی ہے۔ ایسے سرمایہ کاروں کے لیے قرضہ آلات کو پُرکشش بنانے کی خاطر کسی بین الاقوامی کرنسی کے ساتھ رابطہ استوار کر دینا ایک متبادل طریقہ ہو سکتا ہے۔ ایسے بانڈز کی مالیت عام طور پر ملکی کرنسی میں ظاہر کی جاتی ہے تاہم کوپن اور سرمائے کی رقم کو کسی بین الاقوامی کرنسی کے ساتھ منتقلی کر دیا جاتا ہے، چنانچہ ایسے قرضے کے لیے حکومت کو زور مبادلہ کے بندوبست کی ضرورت نہیں ہوتی۔

کتابیات:

- 1- بلومسٹائن، ہانز جے اور ہورمن، جی (2007) "Retail instruments in public funding strategies" ریسرچ گیٹ، فنانشل مارکیٹ ٹریڈرز، (1) 2007، ص 177 تا 189: <https://www.researchgate.net/publication/227351499>
- 2- رکارڈو، گوچی، رابرٹ کچر، اور سائرس ڈی باروبیا (2009)۔ "How to develop a public debt market for retail investors"، انسٹی ٹیوٹ آف آئٹاک ریسرچ اینڈ پالیسی کنسلٹنگ، پالیسی پیپر سیریز [PP/02/2009]۔
- 3- دی ڈین، ای (2004) "Retail borrowing: an important part of the national debt" سویڈش نیشنل ڈیٹ آفس۔
- 4- یورو مینی (2007) "International Debt Capital Markets Handbook 2007"۔



20 بیرونی قرضہ

زیر جائزہ سہ ماہی کے دوران بیرونی قرضہ اور وجہات ایک ارب ڈالر اضافے سے آخر ستمبر 2016 تک 62.4 ارب ڈالر ہو گئے۔ اگرچہ اس عرصے کے دوران بین الاقوامی مالی اداروں کو قرضے کی واپسی خاصی بڑھ گئی، تاہم قرضے کا حجم بنیادی طور پر 701 ملین ڈالر کے طویل مدتی تجارتی قرضوں اور 312 ملین ڈالر کے دو طرفہ قرض خواہوں کی بنا پر بڑھا (جدول 4.10)۔

مثبت امر یہ ہے کہ حکومت نے 315 ملین ڈالر کے قلیل مدتی قرضوں کی خالص ادائیگی کر دی، اور ان کی جگہ بیرونی بینکوں سے طویل تر مدت کے تجارتی قرضوں کا راستہ اپنایا تاکہ کم شرح سود کے موجودہ عالمی ماحول سے فائدہ اٹھایا جائے (شکل 4.7)۔ اس کے علاوہ اجرائے ثانی کے خطرات بھی کم ہو گئے۔

²⁰ اس سیکشن میں صرف سرکاری شعبے کے قرضے اور واجبات پر توجہ دی گئی ہے۔ ایف آر ڈی ایل کے مطابق سرکاری شعبے کے بیرونی قرضے میں حکومتی قرضہ اور آئی ایم ایف سے قرضہ شامل ہے۔ بیرونی قرضے پر تفصیلی معلومات اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ پر دستیاب ہے: <http://www.sbp.org.pk/ecodata/pakdebt.pdf>

جدول 4.10: بیرونی قرضہ و واجبات			
ارب ڈالر			
فرق	ستمبر 16ء	جون 16ء	
0.96	52.7	51.7	الف۔ سرکاری قرضہ
0.11	12.8	12.7	پیرس کلب
-0.21	26.2	26.4	کثیر فریقی
0.31	4.8	4.5	دیگر دوطرفہ
0.70	1.6	0.88	تجارتی قرضے (طویل مدتی)
0.27	1.4	1.1	اسلامی ترقیاتی بینک (قلیل مدتی)
-0.31	0.26	0.58	تجارتی قرضے (قلیل مدتی)
0.88	6.1	6.0	ب۔ آئی ایم ایف سے قرضہ
0	3.6	3.6	ج۔ بیرونی واجبات
1.0	62.4	61.4	مجموعہ

ماخذ: اسٹیٹ بینک

بیرونی قرضے کی مجموعی وصولی کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ پاکستان کو م س 17ء کی پہلی سہ ماہی میں 1.8 ارب ڈالر کی رقم ملی جبکہ گذشتہ سال صرف 1.6 ارب ڈالر ملی تھی (جدول 4.11)۔²¹ دوطرفہ قرض خواہوں میں سے بڑا اضافہ سی پیک سے متعلق وصولیوں سے آیا۔ اس کے ساتھ ساتھ سہ ماہی کے دوران کثیر فریقی ڈونرز سے آنے والی مجموعی رقم میں معمولی اضافہ دیکھا گیا۔ تاہم ان ڈونرز کو بھاری رقم کی واپسی کے نتیجے میں زیر جائزہ عرصے کے دوران بحیثیت مجموعی خالص واپسی ہوئی۔

جدول 4.11: جولائی تا ستمبر بیرونی قرضوں کی آمد					
ملین ڈالر					
م س 17ء			م س 16ء		
خالص آمد	اخراج *	مجموعی آمد	خالص آمد	اخراج *	مجموعی آمد
-121.1	236.8	115.8	-107.3	190.5	83.2
-53.2	70.1	16.9	-42.1	75.2	33.1
-96.4	135.7	39.3	-81.8	111.9	30.1
158.2	54.2	212.4	39.7	12.0	51.7
279.1	125.6	404.8	138.0	117.6	255.6
624.0	276.0	900.0	305.5	207.7	513.3
-11.8	11.8	0.0	469.7	29.6	499.4
15.7	106.6	122.4	-71.8	263.3	226.3
794.6	1016.9	1811.4	649.9	1008.0	1692.7

* اصل جمع سودی ادائیگیاں

ماخذ: اقتصادی امور ڈویژن

²¹ سہ ماہی کے دوران آئی ایم ایف سے ملنے والی رقم اس میں شامل نہیں ہیں۔

